مولانا سمیع الحق مدظلہ

قومی عصبیّت

اور

علاقائی و لسانی عفریت

گذشتہ کئی ماہ سے سندھ بالخصوص کراچی پر کیا گذری ۔مسلمان ، مسلمان کے ہاتھوں بے آبرو ہوتے اجل گئے لٹ گئے ۔اس سے پہلے ڈھاکہ میں بھی ملکی اور غیر ملکی کے نام پر یہی کچھ ہوتا رہا ان فی ذلک لذکری لمن کان لہ قلب ای السمع وھو شھید پاکستان جس نام پر بنا تھا اس کے لئے مہاجرین نے گھر بار اور عزت و عصمت اور انصار نے سب کچھ نثار کردیا مگر ۴۳ سال میں وہ چیز سامنے تو کیا آتی پس پردہ ڈال دی گئی ۔نتیجۃً وہی پاکستان کلمہ بدہن رہیتہ کا تودہ ثابت ہونے لگا اگر دعوی اور عمل میں تضاد نہ ہوتا اور قول میں سچائی ہوتی تو پاکستان اسلام کا ایک عظیم قلعہ ہوتا اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء مگر اب تو اس کی عمارت علی شفا جرف ھار کے گرتے ہوئے کنارے پر) دکھائی دیتی ہے کروڑوں مسلمانوں نے ملک و وطن کو خیرباد کہا ۔ادھر کی ہجرت کی ۔بنگال نے ٹکنے نہیں دیا اب سندھ بھی انہیں ٹکنے نہیں دیتا ۔سندھی انہیں مار رہا ہے ۔سرحد پر پختونوں کا دعوی ہے ۔پنجاب سے گنجان ہے تو بیلائے پاکستان پر لٹ مرنے والوں کا ٹھکانہ کیا ہوگا ۔صرف یہ نہیں بلکہ کچھ اب تک اس کی پاداش بھارت کے مختلف اضلاع میں جل رہے ہیں ۔اور جو ادہر آگئے اب علاقائی قومی اور لسانی عفریت کی نذر ہو رہے ہیں قرآن نے تو اتحاد و یگانگت کا ایک ہی نسخہ تجویز کیا تھا کہ وہ ہیں اسلام اور دین کے علائق ۔مگر وہ رسی تو اپنے ہاتھ سے کٹتی چلی گئی ۔اب روئے زمین کی کوئی طاقت ، کوئی مادی سہارا ، کوئی خوشنما اقتصادی پروگرام اور کوئی دلکش نعرہ اور قومی نعرہ اس کی شیرازہ بندی نہیں کرسکتا ۔قرآن نے اپنے رسول کو خطاب کرتے ہوئے اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا ۔لو انفقت مافی الارض جمیعا ما الفت بین قلوبھم اگر تو دنیا کا ہر مادی فریضہ ، منصوبہ اور نعرہ لگا دیتا تب بھی انہیں یکجان نہ کرسکتا ۔یہ تو صرف اللہ نے انہیں (دین اور اسلام) کی رسی سے باہم جکڑ دیا ہے یہ رسول کے بس کی بات نہ تھی کہ دنیا اور اس کے سارے وسائل لے کر بھی اپنی امت کو یکجا کردیتے جب تک ذریعہ اللہ اور اس کے بھیجے ہوئے دین کو نہ بتاتے تو موجودہ دور کے علاقائی ، اقتصادی اور سیاسی نعرہ بازیوں کی وجوہ ہولناک مثالوں کے سوا اور کیا ظاہر ہوسکتا ہے ۔